ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

تار کا پتہ "الفضل" قادیان بٹالہ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

THE ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ۱/

# اخبار الفضل

ہفتہ میں دو بار

قادیان دارالامان

قیمت سالانہ پیشگی ۱۰ بیرون ہند ۱۲

ایڈیٹر: غلام نبی ✻ انچارج: محفوظ الحق علمی



نمبر ۶۶ | مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء یوم جمعہ | مطابق ۱۶ رجب ۱۳۴۲ھ | جلد ۱۱

## مدینۃ المسیح

۱۸۔ فروری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے دو ہرن اپنے شکار سے دارالامان میں ارسال فرمائے۔ جن کا گوشت احباب میں تقسیم ہوا ۰

جناب حافظ روشن علی صاحب جموں سے اور جناب مفتی محمد صادق صاحب لاہور سے واپس تشریف لے آئے مولوی رحیم بخش صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کے ہمراہ ہیں۔ اور ان کی جگہ جناب ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے بی ٹی افسر ڈاک ہیں۔

چالیس ہزار کی تحریک میں قادیان کے کل دعدوں کی میزان اس وقت تک ۸۴۳ روپے ۱۱ آنے ۶ پائی ہے ۰

## حضرت فضل عمر کی سیر کے چند لطائف

(مرسلہ مکرم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب)

پہلا دن ۱۲ فروری :۔ سڑک بٹالہ پر تانگہ چلانیوالے نے کہا۔ حضور اس راستہ پر قریب ہی ایک جگہ ہے۔ جہاں ہم روز ہی ایک بہت بڑا سانپ دیکھتے ہیں حضور نے فرمایا۔ بندوق اور کارتوس لاؤ۔ خاکسار راقم نے پیش کئے۔ اور ساتھ ہی کہا کہ افسوس چودہری علی محمد واپس ہو گیا۔ ورنہ اس کے ہاتھ پہلا شکار بھیجدیتے حضور خاموش رہے۔ جب موقعہ کی جگہ پر سانپ نہ ملا تو فرمایا۔ اگر علی محمد آتا تو کھیا دیتے۔ فرمایا میں دانستہ ہی خاموش ہو گیا تھا۔ اس لئے کہ جب سانپ نہ ملا تو یہ کھولگا ۰

(۲) امرتسر سٹیشن پر پہنچے۔ چونکہ حضور نے مقامی جماعتوں کو اپنے سفر کی خبر دینے سے منع فرمایا تھا۔ اسوجہ سے خیال تھا کہ اب سٹیشن پر لوگ نہ آئینگے۔ اور اتر کر آرام سے ویٹنگ روم میں جا ٹھہرینگے۔ گاڑی کے ٹھہرنے پر حضور کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا ڈاکٹر صاحب آج تو ہم آزاد ہیں۔ چلو ٹہلیں۔ جونہی یہ جملہ حضور نے ختم کیا۔ تونہی چودہری ظفر اللہ خان صاحب نے گاڑی کے اندر داخل ہو کر کہا۔ حضور سلام علیکم۔ ان کے بعد مصافحوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ حضور حیران ہو کر فرمانے لگے۔ کہ میں ابھی ڈاکٹر صاحب سے کہہ رہا تھا کہ آج تو ہم آزاد ہیں۔ آپ لوگوں کو لاہور میں کس طرح پتہ لگ گیا۔ چودہری صاحب نے بیان کیا۔ حضور نیک محمد صاحب سے پتہ لگا۔ اور وہ اس طرح کہ ان کو شیخ عبدالحمید صاحب نے کہا کہ میں حضرت صاحب کو آج ہی خط لکھتا ہوں۔ کل ملجائیگا۔ انہوں نے کہا کہ

حضرت صاحب کو کبھی خط نہ ملیگا۔ جب تک مجھے نہ دیا جاوے۔ کیونکہ میں حضرت صاحب کے ہمراہ جا رہا ہوں۔ پوچھنے پر ان کو بتانا پڑا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہدیا کہ کسی کو بتلایا نہ جاوے۔ میں نے کہا۔ حضرت صاحب کا یہ حکم تمہارے لئے تھا نہ کہ ہمارے لئے۔ حضور خوب ہنسے۔

(۳) سٹیشن سے میاں محمد شریف صاحب ای اے سی کے مکان پر پہنچے۔ اور کھانا کھانے کے بعد حلقہ احباب میں تشریف فرما تھے۔ اور ملاقاتوں کا سلسلہ جاری تھا۔ اور متفرق باتیں ہو رہی تھیں۔ میں حضور کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ مجھے کچھ اونگھ آنے لگ گئی۔ کچھ دیر گذرنے پر حضور نے فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب باتیں ختم ہو گئی ہیں۔ جاگیں اور وضو کریں۔ اس کے ساتھ لطیفہ سنایا کہ ایک دفعہ مفتی محمد صادق صاحب اور حافظ روشن علی صاحب کسی جگہ تبلیغ کے لئے گئے۔ رات کو حافظ صاحب کا ایک لیکچر تھا۔ جونہی حافظ صاحب نے لیکچر دینا شروع کیا۔ سامعین کے خراٹے اس زور سے شروع ہو گئے۔ کہ حافظ صاحب لیکچر بند کرنے پر مجبور ہو گئے اور چونکہ مفتی صاحب پریزیڈنٹ تھے۔ ان سے بند کرنے کے واسطے جو ان کی طرف نظر کی۔ تو ان کو بھی سوتے پایا۔ آخر چند منٹ بولنے کے بعد حافظ صاحب نے زور سے کہا کہ لوگو جاگو اٹھو۔ تقریر بند ہو گئی ہے۔

۱۳۔ فروری۔ حضور کی طبیعت میں کوئی خاص تبدیلی نہیں۔ گلے کی شکایت بدستور ہے۔ ظہر کے بعد تشریف لے گئے۔ بھائی عبد الرحیم صاحب۔ بھائی عبد الرحمٰن صاحب مولوی رحیم بخش صاحب اور خاکسار راقم اور مقامی بزرگ بھی ہمراہ تھے۔

۱۴ فروری۔ آج صبح ۸ بجے کے قریب سیر کو باہر تشریف لے گئے۔ مگر گلے کی شکایت بدستور تھی۔

## وی پی کی اطلاع

جن احباب کا چندہ الفضل ماہ فروری میں ختم ہوتا ہے وہ مارچ کے پہلے ہفتے میں وی پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ وی پی انکاری آنے پر اخبار تا وصولی قیمت امانت میں رہیگا۔ - منیجر الفضل قادیان

## اخبار احمدیہ

حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کو پاسپورٹ مل گیا ہے۔ اور وہ جہاز کی روانگی کے انتظار میں ہیں۔ اور ماریشس بھی اپنے عزیز مرحوم مولوی عبید اللہ صاحب کے اہل و عیال کو واپس لانے کے لئے جا رہے ہیں۔

**احمدیہ منزل گجرات** ریلوے سٹیشن کے متصل سڑک کے کنارے میاں میراں بخش صاحب احمدی رئیس شیخ پور کی احمدیہ منزل موجود ہے۔ جہاں آنے جانے والے احمدی بھائیوں کے ٹھہرنے کا انتظام میاں صاحب موصوف نے کر رکھا ہے۔ یعنی چارپائیاں اور مکان۔ پانی کا نلکہ مسجد اہل و عیال والوں کے لئے بھی الگ صحن والا مکان موجود ہے۔ احباب جماعت احمدیہ جن کو رات آ جائے یا گاڑی پر سوار ہونے کے لئے کچھ دیر آرام کرنا چاہتے ہوں۔ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ملازم کا نام رحمت خان ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء (الفضل قادیان)

**قرآن شریف کامل الہامی کتاب ہے** اس عنوان پر ۱۶ فروری سنہ ۲۴ء ینگ مسلم ایسوسی ایشن جموں کے جلسہ میں جناب حافظ روشن علی صاحب کے دو زبردست لیکچر ہوئے۔ دن کے لیکچر میں خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی صدر جلسہ تھے۔ خواجہ صاحب نے جناب حافظ صاحب کے لیکچر کے متعلق عمدہ تقریر کی۔ جس میں یہ بھی کہا۔ کہ حافظ روشن علی صاحب کا یہ بے نظیر لیکچر تمام شکوک و شبہات کی تاریکیوں کو دور کرنے والا حافظ صاحب کے نام کی طرح روشن تھا۔

**حضرت مفتی صاحب کا لیکچر** ۱۶ فروری کو سابق اطلاع کے مطابق حبیبیہ ہال اسلامیہ کالج لاہور میں جناب مفتی محمد صادق صاحب کا لیکچر انگریزی میں ہوا۔ سامعین نے نہایت ذوق و شوق اور بڑی دلچسپی سے سنا۔

## اعلان

امتحان کتب مسیح موعودؑ کے لئے پارسال جناب ڈاکٹر رفیع الدین صاحب نے پندرہ روپیہ انعام اول و دوم نمبر پر پاس کرنے والوں کے لئے اپنی طرف سے تجویز کر کے بھیجا تھا۔ چونکہ یہ دستور عمدہ ہے۔ اس سے جماعت میں امتحان دینے کی روح پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ احباب اس میں شریک ہو کر انعامی رقم ناظر تعلیم و تربیت کے پاس بھجوا دیں۔ تاکہ حضرت کی معرفت امتحان دینے والوں کی حوصلہ افزائی ہوتی رہے۔ اور آئندہ جماعت میں تحریص ہو۔ یہ لازمی نہیں کہ بڑی تعداد ہی انعام کی ہو۔ تو احباب بھجوائیں بلکہ جس قدر بھی دے سکیں۔ شکریہ سے قبول کیا جاویگا اور اس طرح تھوڑا تھوڑا ہو کر زیادہ بھی ہو سکتا ہے۔

زین العابدین ناظر تعلیم و تربیت قادیان

## زکوٰۃ کی ادائگی

زکوٰۃ کی ادائگی ایک نہایت ضروری مذہبی فرض ہے جس کی بجا آوری ہر صاحب نصاب مرد و عورت پر لازمی ہے۔ مگر عام طور پر اس بارے میں سستی کی جاتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ ادا کرنے کی طرف احباب کو توجہ دلانے کا خاص ارشاد فرمایا ہے۔ اگر باوجود اطلاع ہو جانے کے اب بھی کوئی شخص اس کی ادائگی سے پہلوتہی کرے گا تو اس کا معاملہ حضور کی خدمت میں پیش کیا جاویگا۔ تمام احمدی جماعتوں کے کارکن اصحاب دیگر احباب کو اعلان سے آگاہ کریں۔ خاکسار ناظر تعلیم و تربیت - قادیان

## تصحیح

الفضل مورخہ ۱۹ فروری سنہ ۲۴ء صفحہ ۸ کالم سوم میں وصیت کا نمبر ۱۱۱۱ ہو گئے ۲۱۱۱ ہے۔ قوم جاٹ کی بجائے جالب پڑھیں عبد الرحمٰن ولد محمد شاہ خان کی بجائے محمد شادی خان پڑھیں

الفضل (بسم اللہ الرحمن الرحیم)

یوم جمعہ - قادیان دارالامان - ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء

أعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم ——— نحمده ونصلي على رسوله الكريم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

# حقیقت کیا ہے؟

پچھلے دنوں اخبار نور میں ایک نوٹ شائع ہوا تھا جس میں ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ جلسہ سالانہ پر جو سکھ صاحبان مسلمان ہوئے۔ وہ ایڈیٹر صاحب نور کے اس لیکچر کے اثر سے ہوئے ہیں۔ جو پچھلے سال کھنڈہ میں ہوا تھا۔ ناظر صاحب تالیف و تربیت کی طرف سے اس نوٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے الفضل میں اعلان کیا گیا۔ کہ کبھی ایک لیکچر سے ایسا نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ یہ نتیجہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلیفہ کی دعاؤں کا تھا۔ ماسٹر محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے اس نوٹ سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اس سے میری بات کی تکذیب ہوتی ہے۔ اور مجھے جھوٹا قرار دیا گیا ہے۔ وہ اس غرض سے میرے پاس آئے۔ اور ناظر صاحب کی شکایت کی۔ میں نے ناظر صاحب کا نوٹ پہلے بھی پڑھا تھا۔ مگر میں پوری طرح سمجھا نہیں تھا کہ ان کے اس اعلان کا کیا مطلب ہے۔ شیخ محمد یوسف صاحب کی بات سے مجھے معلوم ہوا۔ کہ یہ اعلان ان کی نسبت تھا۔ میں نے شیخ محمد یوسف صاحب کو اس وقت بھی کہدیا تھا۔ اور چونکہ ان کو اصرار ہے۔ کہ میں اس واقع کی نسبت اخبار میں اعلان کروں۔ اپنی رائے اخبار کے ذریعہ سے بھی ظاہر کر دیتا ہوں کہ میرے نزدیک شیخ محمد یوسف کا یہ خیال کہ ان کے لیکچر کے نتیجہ میں یہ لوگ مسلمان ہوئے تھے۔ درست نہیں۔ ان کا لیکچر ایک محرک بعض کے لئے ضرور تھا۔ لیکن وہی محرک اور باعث نہ تھا۔ اس سے بہت پہلے سے ان لوگوں میں تحریک شروع تھی۔ اور بعد میں بھی تحریک ہوتی رہی۔ اور مختلف اثرات کے نتیجہ میں یہ لوگ مسلمان ہوئے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک ناظر صاحب کا اعلان گو درست تھا۔ مگر اس کا شائع کرنا فتنہ کا پیدا کرنے والا تھا جیسا کہ ہوا۔ انہوں نے اپنے اعلان میں شیخ صاحب کے لیکچر کے [illegible] انکار نہیں کیا۔ بلکہ اس امر کا انکار کیا ہے۔ کہ ایک لیکچر ایسی تبدیلی پیدا نہیں کر سکتا۔ اور یہ بالکل درست ہے۔ لیکن جبکہ ان کا اعلان ایک دوسرے احمدی بھائی کے اعلان کے مخالف سمجھا جا سکتا تھا۔ تو ان کا فرض تھا کہ وہ شکایت مجھ تک پہنچاتے۔ اور میرے ذریعہ سے اپنی شکایت کی دادرسی چاہتے۔ اس طرح اگر آپس میں ایک دوسرے کے بیان کی تردید ہونے لگے۔ تو خلافت اور امامت کا فائدہ کیا ہے؟ ایسی ہی باتیں قوموں میں تفرقہ پیدا کرتی ہیں۔ اور انہی باتوں سے الگ رکھنا خلیفہ کا کام ہوتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ ایک صیغہ جو چھ ماہ یا سال سے ایک خاص کام میں لگا رہا ہو۔ اسے اس طرح اپنی محنت پر پردہ پڑ جاتے دیکھنا گراں گذرتا ہے۔ اور اس کا اس طرف توجہ دلانا کہ اس کام میں صرف ایک ہی شخص کا حصہ نہیں۔ بلکہ اوروں کا بھی ہے۔ [illegible] امر ہے [illegible] کی ضرورت ہی یہ ہے۔ کہ وہ طبعی تقاضوں پر حکومت کرے ان میں سے جو تقاضے روکنے کے قابل ہوں۔ انکو روک دے۔ اور جو پورے کرنے کے قابل ہوں انکی اجازت دیدے۔ میرے نزدیک اگر وہ اس غلطی کی طرف شیخ صاحب ان کی توجہ پھیر دیتے۔ تو وہ خود اس کی اصلاح کر دیتے۔ یا اگر وہ اصلاح نہ کرتے تو مجھے ہی پہلے اطلاع دیدیتے۔ میں اس کی اصلاح کر دیتا۔ اور میرے نزدیک یہ بالکل سہل امر تھا۔

میں اس امر کو تسلیم کرتا ہوں کہ ناظر صاحب کا

اعلان بہت محفوظ الفاظ میں تھا۔ اور اس میں ہرگز شیخ صاحب کے بیان کی تکذیب نہیں کی گئی۔ بلکہ اس کی اصلاح کی گئی ہے۔ وہ اس امر سے انکار نہیں کرتے۔ کہ شیخ صاحب نے لیکچر دیا تھا۔ نہ اس کا انکار کرتے ہیں۔ کہ ان کے لیکچر کا اثر نہیں ہوا۔ بلکہ وہ جس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ صرف انہی کا لیکچر اس کا موجب نہ تھا۔ بلکہ اور بواعث بھی تھے۔ اور یہ کہ شیخ صاحب کو بھی اس واقع کی طرف اس رنگ میں اشارہ ہی نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ اور یہ دونوں باتیں میرے نزدیک بالکل درست ہیں۔ بے شک اور بہت سے بواعث بھی تھے۔ اور یہ ذکر اس رنگ میں مناسب بھی نہ تھا۔ مگر ناظر صاحب نے جس غلطی سے شیخ صاحب کو روکا ہے۔ اسی میں خود مبتلا ہوئے ہیں یعنی خود اخبار میں ایک نامناسب اعلان کر دیا ہے۔ اور یہ طریق اختیار نہیں کیا۔ کہ شیخ محمد یوسف صاحب کو یا مجھے اس نوٹ کی طرف توجہ دلاتے۔ بلکہ اور فتنہ کا باب کھول دیا ہے۔ جس کے بند کرنے کے لئے وہ میری طرف سے مقرر تھے۔

میں جہاں تک سمجھتا ہوں۔ شیخ صاحب کا نوٹ اس خوشی کا نتیجہ تھا۔ جو ایک ایسے انسان کو جو سالہا سال سے ایک کام میں لگا ہوا ہو۔ کامیابی کے آثار دیکھ کر ہوتی ہے۔ پندرہ سال سے برابر وہ لگا[illegible] کرتے [illegible]ں میں اسلام کی اشاعت کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اور اس میں ان کو [illegible] کی نگاہ سے انہیں دیکھا گیا۔ جس کی وہ مستحق تھی اس پندرہ سالہ محنت کے بعد جب ان کو یہ نظر آنے لگا۔ کہ ان کا مقصد پورا ہونے لگا ہے۔ تو خوشی کی ایک زبردست لہر کا ان کے دل میں پیدا ہو جانا [illegible] تھا۔ اس خوشی میں انہوں نے یہ نوٹ لکھا ہے۔ اور اپنا حصہ جو اس کام میں تھا۔ اس کو دیکھ کر ان کی تحریر میں اور زیادہ جوش پیدا ہو گیا ہے۔ ورنہ میں ہرگز یہ تسلیم نہیں کر سکتا کہ اس نوٹ کے لکھتے وقت ان کا یہ مطلب ہو گا کہ یہ کام صرف ان کے ایک لیکچر کا نتیجہ تھا۔ اس وقت کے خیالات ان کے یہی تھے۔ گو میں اس امر کا اظہار کروں کہ میری کوشش بار آور ہوئی۔ تمام کارروائی پر ریویو کرنا ان کے مدنظر نہ تھا۔ پس انکی تحریر میں کوئی غلط بیانی نہ تھی۔ ہم اس قسم کا کلام روز سنتے اور پڑھتے ہیں۔ اور اس سے کوئی نتیجہ جھوٹ کا نہیں نکالتا۔ مثلاً ایک مسلمان کہتا ہے کہ طبیب نے فلاں دوائی دی اور مریض اچھا ہو گیا۔ حالانکہ وہ جانتا ہے۔ کہ شفا دینا خدا کا کام ہے۔ اس وقت اس کی غرض صرف اس امر کا اظہار کرنا ہوتی ہے۔ کہ اس شفا میں فلاں طبیب کا بھی ہاتھ تھا اور اس کو بھی خدا تعالیٰ نے ذریعہ بنایا تھا۔ مگر میرے نزدیک جہاں ان کی تحریر سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ انہوں نے خلاف واقع بات لکھ دی ہے۔ وہاں ناظر صاحب کے اعلان سے بھی ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ شیخ صاحب پر جھوٹ کا الزام لگاتے ہیں۔ اس نتیجہ کے نکالنے میں میرے نزدیک غلطی پر ہیں۔ جھوٹ تو واقعات کے متعلق ہوتا ہے۔ اور وہ اس امر کا اقرار کرتے ہیں کہ انہوں نے لیکچر دیا تھا۔ اور یہ امر بھی انکی تحریر سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان کا لیکچر موثر تھا۔ ہاں وہ یہ بات ظاہر کرتے ہیں۔ کہ اس لیکچر کے سوا اور لوگوں کی کوششیں بھی اس نتیجہ کے پیدا کرنے میں شامل تھیں۔ اور اس سے شیخ صاحب کے بیان کی تکذیب نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک زائد صداقت کا اظہار ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک دونوں فریق نے ایک دوسرے کے متعلق بدظنی سے کام لیا ہے۔ حالانکہ چاہیئے تھا کہ بجائے ایک دوسرے پر بدظنی کرنے کے دونوں اس کام کے پورا کرنے کی طرف لگ جاتے۔ جس کو انہوں نے شروع کیا ہے۔ اور جو ابھی شروع ہی ہوا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ ہر ایک اپنے اپنے حصہ کی طرف لوگوں کو توجہ دلاتا ہے۔ ہر ایک دوسرے کے حصہ کی طرف توجہ دلاتا تو یہ زیادہ خوبصورت معلوم دیتا۔ اور اعلیٰ اخلاق کا نمونہ ہوتا۔ آخر وہ لوگ بھی تو ہیں۔ کہ جن کا ہاتھ اس کام میں ان دوستوں سے کم نہیں ہے لیکن وہ خاموش ہیں۔ وہ لوگ جو اصل محرک ہیں۔ جو اس مردہ جسم میں جان ڈالنے والے ہیں۔ یا جو میلوں میل چکر لگا کر اس تحریک کا بیج بوتے پھرے ہیں۔ یا خود سردار خزان سنگھ صاحب جن کی موثر گفتگو اس قوم کے دل پر جادو کا سا اثر کرتی ہے۔ اگر خاموشی سے اصل کام اور اس کے نتائج کو دیکھ سکتے ہیں۔ تو دوسرے حصہ دار کیوں واقعات پر خوشی مناتے ہوئے اپنے بدلہ کو خدا پر جو دلوں کا جاننے والا اور کاموں کا جاننے والا اور حقیقتوں کا جاننے والا ہے اور نیکی کا بدلہ دینے والا ہے۔ نہیں چھوڑ دیتے۔

میں امید کرتا ہوں کہ اس قسم کی تکلیف دہ بحث پھر نہیں ہوگی۔ اور شیخ صاحب اور ناظر صاحب ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہوئے اپنے اصل کام میں مشغول ہو جائیں گے۔ اور اس قسم کی باتوں سے اپنے آپ کو بالا ثابت کریں گے۔ خدا کرے۔ کہ ایسا ہی ہو۔

خاکسار

مرزا محمود احمد - ۱۵ فروری ۱۹۲۴ء

---

# اعلان

چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج کل تبدیل آب و ہوا کی غرض سے قادیان سے باہر تشریف رکھتے ہیں۔ اس لئے جو احباب حضور کو خط لکھیں۔ وہ اس امر کو ملحوظ خاطر رکھیں کہ ڈاک کچھ دیر کے بعد حضور تک پہنچتی ہے۔ اس لئے جواب میں بھی کچھ توقف ہوگا۔ خطوط قادیان کے پتہ پر ہی بھیجے جائیں۔

خاکسار رحیم بخش ۲۲/۲/۲۴

# آپ کو مبارک ہو اے احمدی احباب مبارک ہو

مبارک ہو۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل و رحم سے نہ اپنی کسی لیاقت وسعی سے آج مورخہ ۱۱ فروری سنہ ۱۹۲۷ء بعد از نماز عصر جناب سردار خزان سنگھ صاحب مذہبی سکھوں کے پیشوا اپنے تین سو جتھہ داروں سمیت اپنی تقریباً ساری قوم کو اپنی آغوش میں لیتے ہوئے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے ہوئے احمد اور غلام احمد کی جے کی صدائیں اٹھاتے ہوئے قادیان میں اکالیوں۔ دیا نندیوں اور ہندوؤں اور غیر احمدیوں کے سینوں کو خنجر بناتے۔ اور ان کے جائے زخموں پر مرچیں چھڑکتے ہوئے عین اس وقت داخل ہوئے۔ جب حق کے دشمن ساری جتنیں کر چکے تھے۔ کہ وہ نہ داخل ہوں۔ پر وہ سب ہوئے سردار ان کی آنکھوں اور سروں میں دھول ڈالتے ہوئے قادیان میں داخل ہوئے اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے چند سینکڑوں کی تعداد میں دوزانو ہو کر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتے ہوئے اسلام میں داخل ہوئے۔ اور اس طرح ہمارے رب العالمین کی مشیت پوری ہوئی۔ اور احمد کی جے کے نعروں میں اس کی قدرت نمائی کا ظہور پھر ہوا۔ وہ نظارہ کیا ہی عجیب تھا۔ اور کیا ہی دردانگیز اور آنکھوں میں آنسو لانے والا نظارہ تھا۔ کہ جب احمدیہ چوک میں اسلام میں داخل ہونیوالے سردار ایک بے خودی کے عالم میں آئے ہوئے تھے۔ اور وہ جھوم جھوم کر نہایت سریلی تال کے ساتھ یہ کہہ رہے تھے۔ واہ واجی مکہ ساڈا وچہ قادیاں جے توں سچ دی نماز گذاریں۔ واہ واجی مکہ ساڈا ٹرگیا مارلیا کن وچہ شبد سناکے۔ . . . . . . . دتی بانگ نہیوں جاگدے۔ بھاگ جنہاں دے ماڑے بے نماز چہ کتیو! ایہہ نہ بھلی ریت۔ کدی چل نہ آئیوں نیچے و تت بیت۔ ویکھ پیا ہن حال ہمارا۔

تدھ بن کوئی نہیں درد خواہ ہمارا . . . . . اور شرقی قادیان کے دائیں بائیں اور سامنے کی گلیاں سینکڑوں کی تعداد میں ہر مذہب و ملت سے بھری ہوئی تھیں۔ اور ان میں شائد ہی کوئی دل ہو۔ جو ان کے ان بھجنوں سے متاثر نہ ہوتا ہو۔ اور شاید ہی کوئی احمدی مرد ہو گا۔ جو وجد میں نہ ہو تمام کے تمام اپنے اور غیر خوشی اور لذت و سرور سے حالت رقص میں تھے۔ اور وہ نظارہ اپنی تمام خوبیوں کے لحاظ سے کیا ہی دلکش اور پر جلال تھا۔ جب حضرت اقدس خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسجد مبارک کے اوپر سے حضرت ام المومنین اور تمام اہل بیت سمیت ان مذہبی ذبیحوں کو جھانک کر دیکھا۔ کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اوپر ساری چھتیں احمدی خواتین سے ڈھکی ہوئی تھیں۔ اور نیچے گلیوں میں یہ ہنگامہ۔ اللہ اکبر۔ احمد کی جے۔ ایک ہنگامہ محشر کی صورت میں برپا تھا۔

یہ نظارہ چند منٹ کے بعد ایک دوسرے نظارہ میں تبدیل ہوتا ہے۔ اور وہ عالم خوشی و سکون کا نظارہ تھا۔ جو مدرسہ احمدیہ کے بڑے صحن میں اسوقت پیدا ہوا جب حضرت اقدس خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کلمہ شہادت کا اقرار لینے کے لئے کرسی پر جلوہ افروز ہوئے آپ کے مبارک چہرے کی طرف آنکھوں کی ایک ٹکٹکی بندھی ہوئی تھی۔ اور سب کے سب دم بخود تھے۔ کہ اب کیا ہوتا ہے!

یہ دونوں نظارے۔ میرے احباب۔ یا دیکھنے سننے سے تعلق رکھتے تھے۔ یا ان دو فوٹوں سے ان کا لطف بہت حد تک آسکتا ہے۔ جو حضرت سید ناصر شاہ صاحب نے خوبی سے عین وقت پر اتارے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ کہ احمدی تاریخ کے اہم واقعہ کو انہوں نے تصویر میں محفوظ کر لیا ہے۔

یہ دو نظارے نہایت ہی عجیب نظارے تھے۔

جنہوں نے قادیان کو حج اکبر کے ایام کا مکہ معظمہ کر دکھایا تھا۔ اور تمام احمدی احباب کو خوشی کے مارے آپے سے باہر کیا ہوا تھا۔ میں بھی طبعاً خوش تھا۔ اور خوش تھا۔ کہ الحمد للہ آخر ۸-۹ ماہ کے بعد میرے کانوں میں حمد و شکر کرتے ہوئے اپنے بھائیوں کے منہ سے مبارکباد کے الفاظ پڑے۔ مگر اس خوشی کے ساتھ ایک انقباض اور غم محسوس کر رہا تھا۔ جو اس وقت تو لوگوں کے نعروں میں دبا رہا۔ مگر رات کو اس غم نے اس قدر بے چین کر دیا۔ کہ مجھے چار بجے تک نیند نہیں آئی۔ اور میں ایک بیمار کی سی گھبراہٹ کے ساتھ ساری رات کروٹیں بدلتا رہا۔ کیوں۔ اس لئے کہ مجھے ان بہت سی حقیقی ذمے داریوں کے احساس نے شدت کے ساتھ بیقرار کرنا شروع کر دیا۔ جو ذمہ داریاں کہ میرے سر پر بحیثیت ناظر تعلیم و تربیت کے آپڑی تھیں۔ ایک قوم کی تعلیم و تربیت! اور پھر اس کے لئے ساری تعلیمی و تربیتی ضرورتیں مہیا کرنا! یہ ایک کٹھن اور نہایت ہی مشکل کام ہے۔ مجھے یہ احساس ہو گیا تھا۔ کہ بیگانوں کے گھر ماتم پڑ گیا ہے۔ اور ابھی ابھی چند دن کے بعد ایک کہرام مچے گا۔ اور شور قیامت برپا ہو گا۔ اور سبھی مل کر کوشش کرینگے۔ کہ ترغیب سے ترہیب سے اس قوم کے قدموں کو کسی نہ کسی طرح ضرور لڑا دیں۔ اور جب وہ بیعت کر رہے تھے۔ تو میں دیکھ رہا تھا۔ کہ بعض ان میں سے غیروں سے کچھ دبے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ اور ایسی قوم جو سینکڑوں سال سے دوسری قوموں کی مغلوب رہی ہو۔ اس میں اس قسم کی کمزوری کا ظاہر ہونا ایک طبعی امر ہے۔ پس اگر ہماری طرف سے اب پوری کوشش نہ کی گئی۔ تو یقیناً ان کے قدم اکھڑ جائیں گے۔ پھر کیا ہو گا۔ آج جتنی خوشی ہمیں ہوئی ہے۔ اس سے بڑھ چڑھ کر ندامت ہو گی ایک غریب عاجز۔ محتاج قوم جو غیروں کی دھمکیوں اور ڈراؤں اور لالچوں اور ترغیبوں کے باوجود عالم بے خودی میں یہ بھجن گاتے ہوئے۔ ویکھ پیا ہن حال ہمارا + کر کجھ پیارے آکھو ہم چری چھینے ہاری

واہ واہ جی مل پاؤ۔ ہاں جی مل پاؤ۔ موعود دنوں
لتھ جائے دل دی شاہی۔ ہمارے نامدار آقا
محمد مصطفےٰ صلعم اور آپ کے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی چار دیواری میں داخل ہوئے ہیں۔ اس
بیچاری قوم کے ساتھ اگر ہم نے وفاداری نہ کی۔ تو
ہم اپنے خالق کے حضور خائن اور مخلوق کے سامنے
مطعون ہونگے۔ اور ہمارے اس فعل سے بڑھ کر
ذلیل فعل اور کوئی فعل نہ ہوگا۔ یہ خیال تھا۔ جس
نے ساری رات اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ مجھے
مرغ بسمل کی طرح بے قرار کر رکھا۔ اور آخر لاچار
ہو کر چار بجے میں نے وضو کیا۔ اور اللہ تعالےٰ کی
جناب میں قلب منکسر کیساتھ سر کو سجدے میں ڈالا
اور اس حالت میں جو کچھ ہوا ہوا۔ اور پھر ایک
گھنٹہ آرام سے سویا۔ اور عزم جزم لیکر مسجد مبارک
میں صبح کی نماز حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کیساتھ ادا کی
اور حضور کی نماز عجیب سوز و گداز کی نماز تھی۔ نماز
کے بعد آپ گھر کو تشریف لے جانے کو ہی تھے۔ میں
نے عرض کیا۔ حضور اگر پانچ منٹ تشریف رکھیں۔
میں نے کچھ عرض کرنا ہے۔ احباب کو ایک تحریک
کرنی ہے۔ تو آپ بیٹھ گئے۔ اور میں نے احباب کو مخاطب
کرتے ہوئے اپنے قلق و اضطراب کا نقشہ ادھورے
الفاظ میں کھینچا۔ اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح علیہ
الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریک کو پیش کیا۔ کہ احباب
اپنی باقی ماندہ عمر میں سے سال کے ۳۶۵ دنوں
میں صرف پندرہ دن خالصاً اللہ تعالےٰ کیلئے وقف
کریں۔ اور اس طرح ان مبارک پندرہ دنوں کے
ذریعے سے اپنی دنیاوی زندگی کے باقی ۳۵۰ دنوں
کو بھی مبارک کریں۔ اور نیز یہ تحریک بھی پیش کی۔ کہ
کوئی ایسے دوست اٹھیں۔ جو حسب استطاعت ان
نومسلموں کے بچوں میں سے کم از کم ایک بچے کی تعلیمی
اخراجات کا ذمہ لیں۔ خواہ کھانے پینے کی ضرورت
کو پورا کرنے کی صورت میں خواہ کتاب قلم۔ دوات
کاغذ و فیس مدرسہ۔ یا بورڈنگ کے اخراجات کو برداشت
کرنے کی صورت میں۔ جو کسی کی طاقت ہو۔ وہ اسکے
مطابق اس کام میں مدد دے۔ کہ میرے اس بوجھ
کو بٹائیں۔ کیونکہ نظارت تعلیم و تربیت کے فنڈ میں
ایک پیسے کی بھی گنجائش نہیں۔

الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ۔ کہ ان تحریکوں کو لبیک
کہنے والے ساٹھ دوست اٹھے۔ ان میں سے ۲۵
احباب نے ۲۵ لڑکوں کے تمام کے تمام تعلیمی اخراجات
برداشت کرنے کا ذمہ لیا۔ اور بعض نے تیسری
جماعت تک کتابیں خریدنے کا ذمہ لیا۔ اور ۲۴
دوستوں نے ۱۵ دن وقف کیئے۔ بعض ان میں
وہ بھی تھے۔ جو دونوں تحریکوں میں شامل ہوئے
میں اگلی اشاعت میں ان دوستوں کے نام دونگا
سو الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ۔ اسی کا احسان اور اسی کا
فضل ہے۔ کہ جس نے یاس کے بعد امید کی ڈھارس
باندھی۔ حضرت اقدس نے مجھے پوری خوشی اور
اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ میں ان
دونوں تحریکوں کو تمام جماعت کے سامنے پیش کروں
سو میں احباب سے التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ للہ
اپنی اس عظیم الشان ذمے واری کو محسوس کریں
جو اللہ تعالےٰ نے پردہ غیب سے ان کی گردنوں
پر یکایک آ ڈالی ہے۔ مشیئت ایزدی نے حضرت
اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج کر
یہ چاہا (ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا
فی الارض) کہ کمزوروں کو دنیا میں بڑا بنایا جائے
اور اپنی قدرت نمائی ظاہر کرنے کے لئے ملکانہ
قوم میں فتنہ ارتداد کے اسباب پیدا کر کے چاہا۔
کہ قرآن مجید کی اس صداقت کو دوبارہ دنیا میں
قایم کرے۔ یاایھا الذین امنوا من یرتد
منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم
ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین
یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ
لائم ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء
واللہ واسع علیم۔ سورہ مائدہ آیت ۵۵۔
یعنی اے مومنین اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے
مرتد ہو جائے۔ (تو تم مطلق اس کی پرواہ نہ کرو۔
اور تسلی رکھو۔) عنقریب اللہ تعالےٰ اس کے بدلے میں
ایک قوم کو لے آئیگا۔ جن سے اللہ پریم کریگا۔ اور وہ
اللہ سے پریم کریں گے۔ مومن کے سامنے متواضع خلاق
ہونگے۔ اور کافروں کے سامنے عزت مند ہونگے۔ وہ
اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے۔ کسی ملامت کرنے
والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ فضل الٰہی ہے
جسے چاہے دیتا ہے۔ واللہ واسع علیم۔ اس فتنہ ارتداد
کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ نے مومن جماعت پر از سر نو
اپنا فضل کرنا چاہا۔ اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ
اللہ تعالےٰ کو جنبش دی۔ اور آپ اپنے مجاہدین کو
لے میدان جہاد میں اسلامی چار دیواری سے مدافعت
کرنے کے لئے سب سے پہلے جا کھڑے ہوئے۔ اس
وقت کہ جب فتنہ ارتداد کی شدت کو دیکھکر رمضان کے
مہینے آپ ہر روز مشاورت کیلئے جلسے کیا کرتے تھے۔
ایک روز آپ نے فرمایا۔ کہ جہاد ہمارا مکمل نہیں ہوگا۔
جب ہم خود دشمن کے قلب پر حملہ آور نہیں ہونگے۔
اور اس کی قوم پر دھاوا نہیں کرینگے۔ اس پر آپ
نے چند ایک اطراف میں مبلغین بھیج کر ہندوؤں کی بعض
قوموں کو نشانہ بنایا۔ اور مجھے اشارہ فرمایا۔ کہ میں
سکھوں کی قوم کو زد میں لوں۔ میں نے اللہ تعالےٰ کا
نام لے کر ۲۵ اگست ۱۹۲۳ء کو خطہ تبلیغ باقاعدہ تیار
کر کے کامل خاموشی کے ساتھ کام شروع کر دیا۔ اور
بسا اوقات مشکلات کو دیکھ کر دل رہ جاتا۔ اور ایک دفعہ
جب میں نے گھبرا کر حضور سے عرض کی۔ کہ فرض کر لیں۔ کہ
ہم کامیاب ہو گئے۔ اور ہم نے اس قوم کو لے لیا۔ ان
کے باقی سامان ضرورت کہاں سے مہیا ہوگا۔ اور ہم
اس بوجھ کو کس طرح سنبھالیں گے۔ آپ نے توکل و
ایمان بھرے لہجے سے فرمایا۔ ہمیں اس سے کیا
غرض۔ کہ کہاں سے یہ ضرورتیں پوری ہونگی۔ یہ اللہ
تعالےٰ کا کام ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم حق کی تبلیغ
ناواقفوں تک پہونچائیں۔ اور ساری دنیا کی قوموں
میں اس کے مبارک نام کا اعلان کریں۔

زین العابدین ولی اللہ شاہ۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ
و تعلیم و تربیت۔ قادیان

# میدان ارتداد کے حالات

جناب ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم۔ مبلغ اسلام
ضلع فرخ آباد لکھتے ہیں کہ:۔
"افسوس کہ غیر احمدی مولویوں کی مخالفت نے فرخ آباد
کے آریوں کو پھر ہوشیار کر دیا۔ اور اب پورے چھ
سات ماہ کے بعد پھر ارتداد کی آندھیاں چلنا شروع
ہو گئیں۔ مولوی لوگ بالکل زمانہ شناس نہیں۔ یہاں
کے آریہ مایوس ہو کر بیٹھ گئے تھے۔ مگر اب پھر بیدار
ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ۲۰ر جنوری ۱۹۲۴ء کو قائم گنج
کے پاس ایک موضع میں شدھی کی آواز اٹھی۔ مگر
کسی اندرونی وجہ سے وہ آواز پھر دب گئی۔ اب
ایک اور گاؤں میں اشدھی کی تاریخ مقرر ہو گئی ہے
۲۲ر جنوری کو بادام خان کی زبانی معلوم ہوا کہ ۲۷ر
جنوری کو علی گڈھ کی تحصیل میں موضع منگھول اشدھ
ہو گا۔ چونکہ مرتد ہونے والوں میں ان کے رشتہ دار
تھے۔ اس لئے ہمیں وہاں جانے کے لئے زیادہ
... دیا"

۲۵ر جنوری کو میں ڈاکٹر شمس الدین صاحب۔ صوفی نور الدین
صاحب اور مولوی عبد السلام صاحب کو لیکر روانہ ہوا
چونکہ اس گاؤں میں کھانا ملنے کی امید نہ تھی۔ اس لئے ہم
نے چنے اور گڑ اپنے ہمراہ لے لیا۔ اور ان تینوں ملکانوں
کے علاوہ بیر پور۔ ڈہلاول سے ان لوگوں کے رشتہ داروں
کو بھی ساتھ لیا۔ تاکہ ان کے ذریعہ سے سمجھایا جاوے
غرض ہم لوگ ۲۵ر جنوری کو علی الصبح تقریباً چھ بجے فرخ آباد
سے روانہ ہوئے۔ فاصلہ قریباً سولہ سترہ میل پیدل
تھا۔ راستہ دشوار گذار۔ دریائے گنگا و ندی وغیرہ
راستے(?) سے گذرنا پڑا۔ شام کے ۵ بجے کے قریب ہم
وہاں(?) پہنچ گئے۔ اس گاؤں میں صرف تین گھر تھے جنگل
... میں واقعہ تھا۔ ہم جا کر درخت کے نیچے بیٹھ گئے
کھانا دینا تو درکنار کسی نے ہماری طرف آنکھ اٹھا کر بھی
نہ(?) دیکھا۔ میں نے ان کے رشتہ داروں کو بھیجا کہ اندر
جا کر ان کی عورتوں کو سمجھائیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اس
کوشش سے دو عورتیں اور تین مرد ارتداد سے بچ گئے"
رات کو سونے کے لئے پاس والے ایک گاؤں
میں ایک ہندو ٹھاکر صاحب کے مکان پر جا لیٹے۔
دوسرے دن علی الصبح ایک صاحب کو اشدھی کے
دن کی رپورٹ قلمبند کرنے کے لئے وہاں چھوڑ کر ہم
واپس روانہ ہوئے۔ ۲ بجے کے قریب فرخ آباد
واپس آ گئے۔ سب کے پاؤں چھل گئے۔ مگر شکر
ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ناچیز محنت کو قبول فرما کر
چند روحوں کو ارتداد کی آگ سے بچا لیا۔

انجمن تبلیغ الاسلام قنوج کی طرف سے ایک ملکانہ
کارکن بھی اس اشدھی میں آیا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ
یہ مولوی لوگ کچھ کام نہیں کرتے۔ میں نے فرخ آباد
میں (مولوی) آل نبی صاحب سے مل کر کہا کہ چلو۔ انہوں
نے یہ رقعہ لکھ دیا کہ میں (احمدیوں کے برخلاف) فرخ آباد
میں جلسہ کا انتظام کر رہا ہوں۔ اس لئے (اشدھی
کے موقعہ پر) آ نہیں سکتا۔ افسوس کہ مسلمان مرتد ہو رہے
ہیں۔ اور مولوی جلسے کر رہے ہیں۔ اس ملکانہ نے
یہ بھی کہا کہ مجھے کوئی مولوی یہاں پر جنتی بنانے کو بھی
نہیں ملا۔ حاصل مطلب یہ ہے۔ کہ مولویوں میں سے
کوئی بھی وہاں نہیں گیا۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی۔ کہ
اول راستہ پیدل اور دشوار گذار (دوسرے وہاں
کھانے پینے کو ملنے کی امید کم) اللہ تعالیٰ ان کی حالت
پر رحم فرمائے۔

حاجی چھدامی خان کی دعوت میں (علاوہ دوسرے بھائیوں
کی تقریروں کے) مولوی جلال الدین صاحب فاضل
کی تقریر بھی ہوئی۔ اس وقت موضع چھبرامئو کے چند
معززین معہ ایک صاحب مسمی قاضی عبد القیوم کے بیٹھے
ہوئے تھے۔ مگر کھانا کھا کر صرف چند منٹ بیٹھ کر شکار
کھیلنے چلے گئے۔ ان کے اس فعل کو مولوی جلال الدین
صاحب نے دوسرے لوگوں کے خوب اچھی طرح ذہن
نشین کرایا۔ کہ دیکھو تمہارے قاضی اور مولوی اللہ اور رسول
کی محفل میں زیادہ دیر نہیں بیٹھ سکتے۔ اور اس سے بہتر
شکار کو سمجھتے ہیں۔ والسلام

خاکسار:۔ عبد اللہ خان بھٹی آگرہ

# شدھی کے خلاف ...جروں پچ...

ہمارے مبلغ متعین موضع آدل لکھتے ہیں کہ ۱۷ر فروری ۱۹۲۴ء
کو ریاست بھرتپور میں دھاؤ نے گوجروں کی پنچایت
ہوئی۔ اور اس میں یہ فیصلہ ہوا۔ کہ جن گوجروں نے
(اشدھ) ملکانوں سے کھان پان کیا ہے۔ ان کو جرمانہ
کیا جاوے۔ اور پھر برادری میں ملایا جائے چنانچہ
مختلف مقامات کے بارہ آدمیوں کو جرمانہ ہوا۔ چار
کو پچیس پچیس روپے۔ اور آٹھ کو چار چار روپے۔ اور
ساتھ ہی یہ بھی حکم ہوا کہ پہلے گنگا میں جا کر نہائیں۔
اور ڈاڑھی مونچھ کا صفایا کریں۔ اور وہاں سے
واپس آ کر جرمانہ داخل کریں۔ تو پھر ان کو برادری میں
شامل ہونے کی اجازت دی جائیگی۔ والسلام

چودھری عبد اللہ خان بھٹی بی اے۔ بی۔ ٹی
بقلم فرزند علی عفی عنہ

# مدرسہ احمدیہ قادیان کی نئے سال کی جماعت بندی

انشاء اللہ یکم اپریل ۱۹۲۴ء کو ہوگی

اسلئے اپنے بچوں کو دینی خدمات کے تیار کرنے اور علوم دینیہ
اور علوم مروجہ ہر دو سے بہرہ یاب بنانے کے خواہشمند احباب
بچوں کو پرائمری کا امتحان پاس کرا کر یکم اپریل ۱۹۲۴ء
تک یہاں پہنچا دیں تاکہ تاخیر سے تعلیمی ہرج نہ ہو۔ اور بورڈنگ
میں موزون جگہ مل سکے۔ ہاں اگر کسی جگہ پرائمری کا
امتحان کچھ دیر سے ہو تو ایسی صورتیں امتحان سے فارغ ہو
چکنے پر فی الفور یہاں بھیجدیا جاوے۔ پرائمری سے
زیادہ قابلیت کے لڑکوں کو ان کے مناسب حال کلاس میں
داخل کیا جاویگا۔ اخراجات بورڈنگ کا تخمینہ درجہ سوم کے
لئے آجکل ۱۰ روپیہ ماہوار ہے۔ فیس مدرسہ کسی لڑکے
سے نہیں لی جاتی اور نہ ہی فیس داخلہ مدرسہ لی جاتی ہے۔
نصاب اور دیگر امور متعلقہ کی تفصیل معلوم کرنا چاہیں۔ تو
پراسپکٹس منگوا کر دیکھ سکتے ہیں۔ اور مزید دریافت طلب امور ...

# میدان ارتداد کے حالات

جناب ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم مبلغ اسلام ضلع فرخ آباد لکھتے ہیں کہ:۔

"افسوس کہ غیر احمدی مولویوں کی مخالفت نے فرخ آباد کے آریوں کو پھر ہوشیار کر دیا۔ اور اب پورے چھ سات ماہ کے بعد پھر ارتداد کی آندھیاں چلنا شروع ہو گئیں۔ مولوی لوگ بالکل زمانہ شناس نہیں۔ یہاں کے آریہ مایوس ہو کر بیٹھ گئے تھے۔ مگر اب پھر بیدار ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ۲۰ جنوری ۱۹۲۴ء کو قائم گنج کے پاس ایک موضع میں شدھی کی آواز اٹھی۔ مگر کسی اندرونی وجہ سے وہ آواز پھر دب گئی۔ اب ایک اور گاؤں میں اشدھی کی تاریخ مقرر ہو گئی ہے

۲۴ جنوری کو بادام خان کی زبانی معلوم ہوا کہ ۲۷ جنوری کو علی گڈھ کی تحصیل میں موضع منگھول اشدھ ہو گا۔ چونکہ مرتد ہونے والوں میں ان کے رشتہ دار بھی تھے۔ اس لئے ہمیں وہاں جانے کے لئے زیادہ زور دیا" ؎

۲۵ جنوری کو میں ڈاکٹر شمس الدین صاحب صوفی نور الدین صاحب اور مولوی عبد السلام صاحب کو لیکر روانہ ہوا چونکہ اس گاؤں میں کھانا ملنے کی امید نہ تھی۔ اس لئے ہم نے چنے اور گڑ اپنے ہمراہ لے لیا۔ اور ان تینوں مبلغوں کے علاوہ بیر پور۔ ڈبلاول سے ان لوگوں کے رشتہ داروں کو بھی ساتھ لیا۔ تا کہ ان کے ذریعہ سے سمجھایا جاوے غرض ہم لوگ ۲۵ جنوری کو علی الصبح تقریباً چھ بجے فرخ آباد سے روانہ ہوئے۔ فاصلہ قریباً سولہ سترہ میل پیدل کا تھا۔ راستہ دشوار گذار۔ دریائے گنگا و ندی وغیرہ میں سے گذرنا پڑا۔ شام کے ۵ بجے کے قریب ہم لوگ پہنچ گئے۔ اس گاؤں میں صرف تین گھر تھے جنگل اجاڑ میں واقعہ تھا۔ ہم جا کر درخت کے نیچے بیٹھ گئے کھانا دینا تو درکنار کسی نے ہماری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ میں نے ان کے رشتہ داروں کو بھیجا کہ اندر جا کر ان کی عورتوں کو سمجھائیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اس کوشش سے دو عورتیں اور تین مرد ارتداد سے بچ گئے۔

رات کو سونے کے لئے پاس والے ایک گاؤں میں ایک ہندو ٹھاکر صاحب کے مکان پر جا لیٹے۔ دوسرے دن علی الصبح ایک صاحب کو اشدھی کے دن کی رپورٹ قلمبند کرنے کے لئے وہاں چھوڑ کر ہم واپس روانہ ہوئے۔ ۲ بجے کے قریب فرخ آباد واپس آئے۔ سب کے پاؤں چھل گئے۔ مگر شکر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ناچیز محنت کو قبول فرما کر چند روحوں کو ارتداد کی آگ سے بچا لیا۔

انجمن تبلیغ الاسلام قنوج کی طرف سے ایک ملکانہ کارکن بھی اس اشدھی میں آیا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ یہ مولوی لوگ کچھ کام نہیں کرتے۔ میں نے فرخ آباد میں (مولوی) آل نبی صاحب سے بلکہ کہا کہ چلو۔ انہوں نے یہ رقعہ لکھ دیا کہ میں (احمدیوں کے برخلاف) فرخ آباد میں جلسہ کا انتظام کر رہا ہوں۔ اس لئے (اشدھی کے موقعہ پر) آ نہیں سکتا۔ افسوس کہ مسلمان مرتد ہو رہے ہیں۔ اور مولوی جلسے کر رہے ہیں۔ اس ملکانہ نے یہ بھی کہا کہ مجھے کوئی مولوی یہاں پر چٹنی بنانے کو بھی نہیں ملا۔ حاصل مطلب یہ ہے۔ کہ مولویوں میں سے کوئی بھی وہاں نہیں گیا۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ اول راستہ پیدل اور دشوار گذار (دوسرے وہاں کھانے پینے کو ملنے کی امید کم) اللہ تعالیٰ ان کی حالت پر رحم فرمائے۔

حاجی چھدامی خان کی دعوت میں علاوہ دوسرے بھائیوں کی تقریروں کے) مولوی جلال الدین صاحب فاضل کی تقریر بھی ہوئی۔ اس وقت موضع چھپراٹھو کے چند معززین معہ ایک صاحب مسمی قاضی عبد القیوم کے بیٹھے ہوئے تھے۔ مگر کھانا کھا کر صرف چند منٹ بیٹھ کر شکار کھیلنے چلے گئے۔ ان کے اس فعل کو مولوی جلال الدین صاحب نے دوسرے لوگوں کے خوب اچھی طرح ذہن نشین کرایا۔ کہ دیکھو تمہارے قاضی اور مولوی اللہ اور رسول کی محفل میں زیادہ دیر نہیں بیٹھ سکتے۔ اور اس سے بہتر شکار کو سمجھتے ہیں۔ والسلام

خاکسار: محمد عبد اللہ خان بھٹی آگرہ

# شدھی کے خلاف گوجروں کی پنچایت

ہمارے مبلغ متعین موضع آدل لکھتے ہیں کہ مورخہ ۷ فروری ۱۹۲۴ء کو ریاست بھرتپور میں دھاؤ نے گوجروں کی پنچایت ہوئی۔ اور اس میں یہ فیصلہ ہوا۔ کہ جن گوجروں نے (اشدھ) ملکانوں سے کھان پان کیا ہے۔ ان کو جرمانہ کیا جاوے۔ اور پھر برادری میں ملایا جائے چنانچہ مختلف مقامات کے بارہ آدمیوں کو جرمانہ ہوا۔ چار کو پچیس پچیس روپے اور آٹھ کو چار چار روپے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی حکم ہوا کہ پہلے گنگا میں جا کر نہائیں۔ اور ڈاڑھی مونچھ کا صفایا کریں۔ اور وہاں سے واپس آ کر جرمانہ داخل کریں۔ تو پھر ان کو برادری میں شامل ہونے کی اجازت دی جائیگی۔ والسلام

چودہری عبد اللہ خان بھٹی بی اے۔ بی۔ ٹی

بقلم فرزند علی عفی عنہ

# مدرسہ احمدیہ قادیان کی نئے سال کی جماعت بندی

انشاء اللہ یکم اپریل ۱۹۲۴ء کو ہوگی

اسلئے اپنے بچوں کو دینی خدمات کے تیار کرنے اور علوم دینیہ اور علوم مروجہ ہر دو سے بہرہ یاب بنانے کے خواہشمند احباب بچوں کو پرائمری کا امتحان پاس کرا کر یکم اپریل ۱۹۲۴ء تک یہاں پہنچا دیں تا کہ تاخیر سے تعلیمی ہرج نہ ہو۔ اور بورڈنگ میں موزون جگہ مل سکے۔ ہاں اگر کسی جگہ پرائمری کا امتحان کچھ دیر سے ہو تو ایسی صورتیں امتحان سے فارغ ہو چکنے پر فی الفور یہاں بھیجدیا جاوے۔ پرائمری سے زیادہ قابلیت کے لڑکوں کو ان کے مناسب حال کلاس میں داخل کیا جاویگا۔ اخراجات بورڈنگ کا تخمینہ درجہ سوم کے لئے آجکل ۸ روپیہ ماہوار ہے۔ فیس مدرسہ کسی لڑکے سے نہیں لی جاتی اور نہ ہی فیس داخلہ مدرسہ لی جاتی ہے۔ نصاب اور دیگر امور متعلقہ کی تفصیل معلوم کرنا چاہیں۔ تو پراسپکٹس منگوا کر دیکھ سکتے ہیں۔ اور مزید دریافت طلب امور بذریعہ خط و کتابت ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان سے دریافت کریں ؎

# ...عیسائیت کی حالت

(از جناب مولوی محمد دین صاحب مبلغ امریکہ)

عرصہ زیر رپورٹ میں دو آدمی مشرف باسلام ہوکر داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ اللہ تعالے ان کو اور ہم سب کو استقامت دے۔

عیسائیت کا اب اس ملک میں خاتمہ نظر آرہا ہے کیونکہ جس اُصول پر عیسائیت کی بنا رہے۔ اعنی مسیح کا مرکر جی اٹھنا اور اس سے آتر کر مسیح کی بے پدر ولادت اور بائبل کا کلام الٰہی ہونا ان سب سے انکار ایک بڑے پیمانہ پر ہونا شروع ہوگیا ہے۔ علاقہ نیویارک کے ایک بشپ صاحب Manning نامی ہیں انہوں نے ایک اپنے ماتحت پادری Dr Parks سے جواب طلبی کی۔ کہ اس نے کیوں ان امور کا اپنے لیکچر میں اعلان کیا۔ اسپر ایک طوفان کھڑا ہوگیا اس سے قبل ایک ڈاکٹر گرانٹ صاحب تھے۔ انھوں نے بھی کھلم کھلا اپنے انکار کا اعلان کیا تھا۔ اور اس سے بھی جواب طلبی ہونے پر اس کی طرف سے اعلان جنگ ہوگیا تھا۔ اسپر بشپ صاحب کسی مصلحت کے ماتحت خاموش ہوگئے لیکن آج اپنے حلقہ کے پانسو پادری Dr. Parks کی امداد پر کھڑے ہوگئے ہیں۔ یہ صرف نیویارک کے ایپکوپل چرچ کا حال ہے۔ آج کی خبر ہے۔ کہ اور دوسرے فرقوں میں بھی ہلچل پیدا ہوگئی ہے۔ اعنی Presbyterian 2 Baptist 3 Unitarian 4 Methodist ڈاکٹر پارکس کی امداد پر ۵۰۰ پادری ہیں۔ جو ایک نئے فرقہ میں منسلک ہیں اور اس کا نام Modernists ہے۔ ان کے اعتقادات حسب ذیل ہیں کہ اللہ کی ذات ہے۔ لیکن وہ بغیر جسم کے ہے۔ تمام قدرت میں اس کا ظہور ہے۔ لیکن وہ روح ہے۔ اور مادہ سے بالکل جُدا ہے۔ اس کی کوئی انسانی شکل نہیں۔

(۲) دوزخ و جنت کوئی نہیں صرف تمثالی صورت ہے۔

(۳) حیات بعد الموت و بقا اس جسم میں نہیں۔ گو شخصیت قائم رہیگی۔ لیکن حشر اجساد کوئی نہیں۔

(۴) مسیح کا بن باپ پیدا ہونا بے ثبوت ہے۔

(۵) پُرانے عہد نامہ کے معجزات صرف افسانے ہیں اور نئے کے ایجاد بندہ۔ اور مسیح جادوگر نہ تھا۔

(۶) آسمان پر چڑھنے کا قصہ خرافات میں سے ہے۔

ایک چھوٹے سے علاقہ میں سے صرف پانسو پادریوں کا ان باتوں سے انکار۔ باقی ملک کی حالت اس پر قیاس کی جاسکتی ہے۔ مگر تعجب ہے۔ کہ پھر بھی اپنے آپ کو عیسائی کہتے ہیں۔ صرف تعلیم کا سوال رہ جاتا ہے۔ وہ بھی ان میں سے اکثر کا خیال ہے کہ مسروقہ چیز ہے۔ بلکہ بعض تو ان میں سے مسیح کی ہستی کو بھی ذہنی خیال کرتے ہیں۔ اور پھر عیسائی کے عیسائی۔

چند پُرانے خیال کے بھی لوگ ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب ایران میں پادری رہ چکے ہیں۔ فارسی عمدہ لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ خط ان کے آدھے فارسی اور آدھے انگریزی میں ہوتے ہیں۔ عبرانی بھی جانتے ہیں۔ ان سے میری عیسائیت اور اسلام پر خط وکتابت ہے۔ پہلے تو میں ان کو بہت نرمی اور تحقیقی جواب جہاں تک مجھے علم تھا۔ اپنی طرف سے دیتا رہا۔ مگر وہ پھر وہی اعتراض دُہرا دیں اور میرے جوابات کو صرف یہ کہکر ٹال دیں کہ غلط ہیں مسیح کے بے گناہ ہونے پر بہت زور دیا۔ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف پر گندے اعتراضات پُرانے ہندوستان والے پادریوں کے شروع کردئے۔ میں نے یہ سمجھ کر کہ لاتوں کے بھوت باتوں سے سیدھے نہیں ہوتے۔ یسوع صاحب کی وہ لائف جو انجیلوں میں ہے۔ اس کا تھوڑا سا خاکہ لکھ کر بھیجا۔ معجزہ شراب۔ شراب خوری زنانہ اندازی ماں کی بے ادبی۔ فاحشہ عورتوں سے اختلاط اسپر پادری صاحب چیخ پڑے۔ میں نے ان کو لکھا کہ ابتداء آپ کی طرف سے ہوئی ہے۔ اب یہ بھی سنئے ایک اعتراض ان کا یہ تھا کہ قرآن میں مریم کو بنت عمران اور اُخت ہارون کہا ہے۔ یہ غلط ہے۔ نبی کریم کو معاذ اللہ اتنی بھی واقفیت نہ تھی۔ پہلے تینے ان کو انسانی طور پر اس کا جواب لکھا۔ لیکن ... دور کی تاویل ہے۔ آخر میں نے مجبور ہوکر کہا کہ یسوع صاحب اپنے آپ کو ابن داؤد اور ابن آدم کے نام سے بُلا لیتے ہیں۔ کیا وہ لوگوں کو دھوکا دے رہا تھا۔ اسپر بہت سٹ پٹائے۔ اب ان کے خطوط میں وہ جوش و خروش نہیں رہا۔ اگرچہ مجھے کوس رہے ہیں۔ والسلام

---

## احمدی مبلغ جرمن کی اطلاع

آج ۲۲ر جنوری ۱۹۲۴ء ۶ ۳۰ بجے شام میرے گھر میں ۵ گھنٹے کی متواتر سخت تکلیف کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بچہ پیدا ہوا۔ اور اس بچہ کے ذریعہ میں نے برلن کی Klinik (زچہ گھر) میں اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کیا۔ یعنی بچہ کے کان میں اذان دی۔ اور اذان کے پاک کلمات کو بار بار دُہرایا۔ میرے ذریعہ کب کوئی جرمن مسلمان ہوگا۔ اس کا علم تو اللہ تعالیٰ کو ہے مگر اس بچہ کے پیدا ہونے سے جرمنی میں مسیحائے پاک کے خواہوں کی قلیل تعداد میں ایک اضافہ ہوگیا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ مجھے یقین ہے۔ کہ عیسائیوں کے ہاتھوں بنی ہوئی Klinik (زچہ گھر) میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ وہاں ایک بچہ کی پیدائش پر خدائے عزوجل کی توحید اور تکبیر اور نبیوں کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا بلند آواز سے اقرار کیا گیا۔ اپنی بیوی کی تکلیف اور بیماری کی وجہ سے میں اس طرف زیادہ توجہ نہیں دے سکا۔ اور یُوں بھی جرمن زبان بہت مشکل زبان ہے۔ انگریزی زبان کو مشکل ہونے میں اسکے ساتھ کوئی نسبت ہی نہیں۔ والسلام

خاکسار غلام فرید۔

---

## احمدی ہوشیار رہیں

۱۰ر فروری ۱۹۲۴ء کو ایک چمار مسمی تیلو کریام میں مسلمان ہوا ۱۵ر فروری کو چند چیزیں جن کی قیمت ۴۵ روپے ہے لیکر مسجد احمدیہ سے چھپت ہوا۔ عمر تقریباً ۳۰ سال ہوگی۔ احباب ہوشیار رہیں۔ اور پتہ چلے تو جماعت احمدیہ کریام کو اطلاع دیں ... ضلع جالندھر

# امریکہ میں عیسائیت کی حالت

(از جناب مولوی محمد دین صاحب مبلغ امریکہ)

عرصہ زیر رپورٹ میں دو۲ آدمی مشرف باسلام ہوکر داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ اللہ تعالےٰ ان کو اور ہم سب کو استقامت دے ؛

عیسائیت کا اب اس ملک میں خاتمہ نظر آرہا ہے کیونکہ جس اُصول پر عیسائیت کی بنا رہے۔ اعنی مسیح کا مر کر جی اُٹھنا اور اس سے اتر کر مسیح کی بے پدر ولادت اور بائبل کا کلام الٰہی ہونا ان سب سے انکار ایک بڑے پیمانہ پر ہونا شروع ہو گیا ہے۔ علاقہ نیویارک کے ایک بشپ صاحب Manning نامی ہیں انہوں نے ایک اپنے ماتحت پادری Dr Parks سے جواب طلبی کی۔ کہ اس نے کیوں ان امور کا اپنے لیکچر میں اعلان کیا۔ اسپر ایک طوفان کھڑا ہو گیا اس سے قبل ایک ڈاکٹر گرانٹ صاحب تھے۔ انھوں نے بھی کھلم کھلا اپنے انکار کا اعلان کیا تھا۔ اور اس سے بھی جواب طلبی ہونے پر اس کی طرف سے اعلان جنگ ہو گیا تھا۔ اسپر بشپ صاحب کسی مصلحت کے ماتحت خاموش ہو گئے لیکن آج اپنے حلقہ کے پانسو پادری Dr. Parks کی امداد پر کھڑے ہو گئے ہیں۔ یہ صرف نیویارک کے ایپسکوپل چرچ کا حال ہے۔ آج کی خبر ہے۔ کہ اور دوسرے فرقوں میں بھی ہلچل پیدا ہو گئی ہے۔ اعنی Presbyterian 2 Baptist 3 unitarian 4 Methodist ڈاکٹر پارکس کی امداد پر ۵۰۰ پادری ہیں۔ جو ایک مسلک میں منسلک ہیں اور اس کا نام Modernists ہے۔ ان کے اعتقادات حسب ذیل ہیں کہ اللہ کی ذات ہے۔ لیکن وہ بغیر جسم کے ہے۔ تمام قدرت میں اس کا ظہور ہے۔ لیکن وہ روح ہے۔ اور مادہ سے بالکل جُدا ہے۔ اس کی کوئی انسانی شکل نہیں۔

(۲) دوزخ و جنت کوئی نہیں، صرف تمثالی صورت ہے۔

(۳) حیات بعد الموت و بقا اس جسم میں نہیں۔ گو شخصیت قائم رہیگی لیکن حشر اجساد کوئی نہیں۔

(۴) مسیح کا بن باپ پیدا ہونا بے ثبوت ہے۔

(۵) پُرانے عہد نامہ کے معجزات صرف افسانے ہیں اور نئے کے ایجاد بندہ۔ اور مسیح جادوگر نہ تھا۔

(۶) آسمان پر چڑھنے کا قصہ خرافات میں سے ہے۔

ایک چھوٹے سے علاقہ میں سے صرف پانسو پادریوں کا ان باتوں سے انکار باقی ملک کی حالت اس پر قیاس کی جا سکتی ہے۔ مگر تعجب ہے۔ کہ پھر بھی اپنے آپ کو عیسائی کہتے ہیں۔ صرف تعلیم کا سوال رہ جاتا ہے۔ وہ بھی ان میں سے اکثر کا خیال ہے کہ مسروقہ چیز ہے۔ بلکہ بعض تو ان میں سے مسیح کی ہستی کو بھی فرضی خیال کرتے ہیں۔ اور پھر عیسائی کے عیسائی ؛

چند پُرانے خیال کے بھی لوگ ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب ایران میں پادری رہ چکے ہیں۔ فارسی عمدہ لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ خط ان کے آدھے فارسی اور آدھے انگریزی میں ہوتے ہیں۔ عبرانی بھی جانتے ہیں۔ ان سے میری عیسائیت اور اسلام پر خط وکتابت ہے۔ پہلے تو میں ان کو بہت نرمی اور تحقیقی جواب جہاں تک مجھے علم تھا۔ اپنی طرف سے دیتا رہا۔ مگر وہ پھر وہی اعتراض دُہرا دیں اور میرے جوابات کو صرف یہ کہکر ٹال دیں کہ غلط ہیں مسیح کے بے گناہ ہونے پر بہت زور دیا۔ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف پر گندے اعتراضات پُرانے ہندوستان والے پادریوں کے شروع کر دئیے۔ میں نے یہ سمجھ کر کہ لاتوں کے بھوت باتوں سے سیدھے نہیں ہوتے۔ یسوع صاحب کی لائف جو انجیلوں میں ہے۔ اس کا تھوڑا سا خاکہ لکھ کر بھیجا۔ معجزہ شراب۔ شراب خوری زبان درازی ماں کی بے ادبی۔ فاحشہ عورتوں سے اختلاط اسپر پادری صاحب چیخ پڑے۔ میں نے ان کو لکھا کہ ابتداء آپ کی طرف سے ہوئی ہے۔ اب یہ بھی سنئے ان کا ایک اعتراض ان کا یہ تھا کہ قرآن میں مریم کو بنت عمران اور اُخت ہارون لکھا ہے۔ یہ غلط ہے۔ نبی کریم صلعم کو معاذ اللہ اتنی بھی واقفیت نہ تھی۔ پہلے میں نے ان کو انسانی طور پر اس کا جواب لکھا۔ لیکن کہیں کہ یہ دُور کی تاویل ہے۔ آخر میں نے مجبور ہو کر کہا کہ یسوع صاحب اپنے آپ کو ابن داوٗد اور ابن آدم کے نام سے پکارتے ہیں۔ کیا وہ لوگوں کو دھوکا دے رہا تھا۔ اسپر بہت سٹ پٹائے۔ اب ان کے خطوط میں وہ جوش و خروش نہیں ہاں اگرچہ مجھے کوس رہے ہیں۔ والسلام

# احمدی مبلغ جرمن کی اطلاع

آج ۲۲ر جنوری ۱۹۲۴ء ۳ بجے شام میرے گھر میں ۵ گھنٹے کی متواتر سخت تکلیف کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بچہ پیدا ہوُا۔ اور اس بچہ کے ذریعہ میں نے برلن کی Klinik (زچہ گھر) میں اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کیا۔ یعنی بچہ کے کان میں اذان دی۔ اور اذان کے پاک کلمات کو بار بار دُہرایا۔ میرے ذریعہ کب کوئی جرمن مسلمان ہو گا۔ اس کا علم تو اللہ تعالیٰ کو ہے مگر اس بچہ کے پیدا ہونے سے جرمنی میں مسیحائے پاک کے غلاموں کی قلیل تعداد میں ایک اضافہ ہو گیا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ مجھے یقین ہے۔ کہ عیسائیوں کے ہاتھوں بنی ہوئی Klinik (زچہ گھر) میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ وہاں ایک بچہ کی پیدائش پر خدائے عزوجل کی توحید اور تکبیر اور نبیوں کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا بلند آواز سے اقرار کیا گیا۔ اپنی بیوی کی تکلیف اور بیماری کی وجہ سے میں اس طرف زیادہ توجہ نہیں دے سکا۔ اور یوں بھی جرمن زبان بہت مشکل زبان ہے۔ انگریزی زبان کو مشکل ہونے میں اسکے ساتھ کوئی نسبت ہی نہیں والسلام

خاکسار غلام فرید۔

# احمدی ہوشیار رہیں

۱۱ر فروری ۱۹۲۴ء کو ایک چمار مسمی تیلو کریام میں مسلمان ہوُا ۱۵ر فروری کو چند چیزیں جن کی قیمت ۵۴ روپے ہے لیکر مسجد احمدیہ سے چمپت ہوُا۔ عمر تخمیناً ۳۰ سال ہوگی۔ احباب ہوشیار رہیں۔ اور پتہ چلے تو جماعت احمدیہ کریام کو اطلاع دیں۔ پادری صاحب سکنہ [illegible] ضلع جالندھر

# ضلع مظفر نگر میں مباحثہ

یہاں پر ۷ فروری کو مولوی عمرالدین صاحب شملوی سے تشریف لائے۔ اور مولوی جلال الدین صاحب شمس قائم گنج سے تشریف فرما ہوئے۔ اور مناظرہ تین روز تک رہا۔ یعنی ۸ و ۹ و ۱۰ فروری ۱۹۲۴ء تک رہا۔

اول روز مولوی عمرالدین صاحب کے مقابلہ پر یکے بعد دیگرے مولوی محمد ادریس دیوبندی۔ مولوی سید عالم دیوبندی۔ مولوی عبدالقدوس دیوبندی کھڑے ہوئے۔ جنہیں دیوبندی معترض تھے۔ لیکن خدا کے فضل رحم کے ساتھ مولوی عمرالدین صاحب نے ہر ایک اعتراض کو ایسا توڑ پھینکا۔ جیسے ردی کو پھینک دیتے ہیں۔ جس کا اعتراف اہل قریہ نے بھی کیا ۔

دوسرے روز مولوی جلال الدین صاحب شمس کے مقابلہ پر مولوی عبداللطیف مولوی فاضل منشی فاضل مصطفیٰ آبادی کھڑا ہوا۔ اور مولوی جلال الدین صاحب نے صداقت مسیح موعود پر قرآنی دلائل قائم کئے۔ مگر خدا نے مقابل کے مولوی فاضل کا علم ایسا سلب کر دیا۔ کہ وہ ہرگز ہرگز بھی ان کا جواب نہ دے سکا۔ اور تمسخر ٹھٹھے میں اوقات ضائع کیا۔ اور کبھی دیوانوں کی طرح الٹے سوال کرنے لگا۔ اگر اس سے کہا جائے۔ کہ ہم سائل ہیں۔ ہمارا جواب دو۔ تو تمسخر کرنے کے سوا اور کچھ جواب نہ دے سکتے۔ آخر انہوں نے اس روز کوئی جواب نہ دیا۔ بلکہ اور مولوی جلال الدین صاحب نے ان کے اٹھائیس جھوٹ گنوائے۔ جو انہوں نے اپنی تقریر میں بولے تھے۔ جن کا اس کو ایک رنگ میں اقرار کرنا پڑا۔ جس کا اثر سامعین پر بہت خراب پڑا۔ اور مولوی دیوبندیوں نے اس کی بہت تذلیل کی۔ اور اس کو کہا کہ آپ نے تو ہم کو بہت ذلیل کرا دیا ہے۔ بہتر یہ تھا۔ کہ آپ سٹیج پر نہ کھڑے ہوتے۔

پھر تیسرے روز یعنی ۱۰ فروری کو مولوی جلال الدین نے سٹیج پر کھڑے ہو کر اول مولوی عبداللطیف کے جھوٹ گنوائے۔ اور کہا۔ کہ جس شخص نے تقریر میں اس قدر جھوٹ بولا ہو۔ وہ کہاں تک سچا اور دیانتدار ہو سکتا ہے۔ یہ سن کر پھر وہی کھڑا ہوا۔ مگر مولوی شمس صاحب کے ایک مطالبہ کا جواب تک نہیں دیا۔ سوائے تمسخر مذاق کے۔ آخر اسی طرح اس نے ۱۲ بجا دئے لہذا کھانے کے واسطے مناظرہ بند ہوا۔ اور بعد ظہر کے پھر مولوی جلال الدین صاحب نے اسٹیج پر کھڑے ہو کر مولوی صاحب کے جھوٹ گنوائے۔ اور اٹھائیس میں آٹھ اور جمع کر دیئے۔ جو کہ اس نے اس روز بولے تھے۔ لہذا کل چھتیس جھوٹ ہو گئے۔ مگر مولوی صاحب شرم سے گردن نیچی کئے بیٹھے رہے۔ اور مولوی بدر عالم دیوبندی مقابلے پر کھڑے ہوئے۔ مابین مولوی جلال الدین اور مولوی بدر عالم دیوبندی چار بجے تک مناظرہ جاری رہا۔ مگر وہ بھی جواب نہ دے سکا۔ اور تمسخر میں اول سے بڑھ چڑھ کر رہا۔ اب چونکہ تاریخ مناظرہ ختم ہو چکی تھی۔ لہذا مولوی عمرالدین صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب نے رخصت چاہی اور واپس دہلی کو اور آگرہ کو ہو گئے۔ پھر بعد میں مولوی دیوبندی نے جلسہ قائم کیا۔ اور علمائے احمدیہ کی تردید کی۔ یہ کہکر کہ اب جواب دیتے ہیں۔ جس کا بعض لوگوں پر اور بھی برا اثر پڑا۔ چونکہ وہ کہنے لگے۔ کہ احمدیوں کے سامنے تو بولا نہ گیا۔ اب بولتے ہیں۔ حالانکہ وہ بار بار مطالبہ کرتے رہے۔ لہذا یہ ہارنے کی دلیل ہے۔

اس مناظرہ میں دیوبندیوں نے بُری طرح شکست کھائی۔ جس کی وجہ سے اہل قریہ کہتے ہیں۔ کہ پھر ایک جلسہ قائم کرو۔ تاکہ اچھی طرح طبیعت کو تسلی ہو۔ اور کیا تحریر کروں۔ اس وقت کے مولویوں کی حالت قابل دید تھی۔ جب کہ وہ سوالات سے دل چراتے تھے۔

الحمد للہ ہمارا جلسہ نہایت کامیابی اور امن سے گزرا۔ چھ آدمی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔
عزیز احمد از کھوڈہ۔ ضلع مظفر نگر۔ ۱۳ فروری ۱۹۲۴ء

## حقہ نوشی ترک

حکیم مظہر علی صاحب لنگڑ وحہ سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ چوہدری چھجے خان چوہدری غلام قادر خان اور اخلاص خان صاحب نے حقہ نوشی ترک کر دی۔ آپ ان کے متعلق اخبار میں اعلان کر دیں۔ تاکہ دوسروں کو حقہ نوشی سے تائب ہونے کی تحریک ہو۔ زین العابدین ناظر تعلیم و تربیت ؏

# حضرت مسیح موعودؑ کا ایک پرانا مکتوب

۲۹ جنوری کو یہ خط مسجد مبارک میں بحضور خلیفۃ المسیح پیش ہوا۔ جسکو سلسلہ ڈائری میں جناب مہر محمد خان صاحب نائب مدیر الفضل نے لیا تھا۔ جو مندرجہ ذیل ہے۔

نقل مطابق اصل ۔ لفافہ کا پتہ

بمقام لاہور۔ دفتر سرکاری وکیل۔ بخدمت اخویم منشی محمد حسین صاحب کلرک دفتر سرکاری وکیل۔

(مہر قادیان ۲۵ نومبر ۱۹۰۳ء) (مہر لاہور ۲۷ نومبر ۱۹۰۳ء)

راقم خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ۔ از قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بعد اس کے واضح ہو۔ کہ آپ کا خط مجھکو ملا۔ آپ اپنے گھر میں سمجھا دیں کہ اس طرح شک و شبہ میں پڑنا بدعت منع ہے۔ شیطان کا کام ہے جو ایسے وسوسے ڈالتا ہے۔ ہرگز وسوسہ میں نہیں پڑنا چاہیئے۔ گناہ ہے اور یاد رہے کہ شک کے ساتھ غسل واجب نہیں ہوتا۔ اور نہ صرف شک سے کوئی چیز پلید ہو سکتی ہے۔ ایسی حالت میں بیشک نماز پڑھنا چاہیئے۔ اور میں انشاء اللہ دعا بھی کرونگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ہمیشہ کی طرح ہر وقت کپڑہ صاف نہیں کرتے تھے حضرت عائشہ کہتی ہیں۔ کہ اگر کپڑہ پر منی گرتی تھی تو ہم اس منی خشک شدہ کو صرف جھاڑ دیتے تھے کپڑہ نہیں دھوتے تھے۔ اور ایسے کنواں سے پانی پیتے تھے جس میں حیض کے لتے پڑتے تھے۔ ظاہری پاکیزگی سے عمومی حالت پر کفایت کرتے تھے۔ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔ اصول یہ تھا۔ کہ جب تک یقین نہ ہو ہر یک چیز پاک ہے محض شک سے کوئی چیز پلید نہیں ہوتی۔ اگر کوئی شیر خوار بچہ کسی کپڑے پر پیشاب کر دے۔ تو اس کپڑے کو دھوتے نہیں تھے۔ محض پانی کا ایک چھینٹا اسپر ڈالدیتے تھے۔ اور بار بار آنحضرت فرمایا کرتے تھے کہ دل کی صفائی کرو صرف جسم کی صفائی اور کپڑے کی صفائی بہشت میں داخل نہیں کریگی اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ کپڑوں کے پاک کرنے میں وہم سے بہت مبالغہ کرنا اور وضو میں بہت پانی خرچ کرنا اور شک کو یقین کی طرح سمجھ لینا یہ سب شیطانی کام ہیں اور سخت گناہ ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کسی مرض کے وقت میں اونٹ کا پیشاب بھی پی لیتے تھے۔ فقط خون بول کی تفصیل و تعبیر کی گنجائش نہیں اتنا لکھنا کافی ہے۔ کہ سب خون ہیں۔۔۔

والسلام خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ از قادیان ...

## قلعہ شکن توپیں نصف قیمت پر

ماہ فروری میں آریوں کے قلعہ کو جڑ سے اکھاڑنیوالا ۱۶ کتابوں کا مکمل سٹ بجائے تین روپیہ اصل قیمت کے عہ نصف قیمت میں دیا جا رہا ہے۔ میعاد رعایت قریب الختم ہے۔ اسلئے آج ہی کارڈ لکھکر اس سے فائدہ حاصل کرو ۱۲ر محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ کتابوں کے نام یہ ہیں۔ انیسویں صدی کا مہرشی۔ شتیون گن۔ تار پیڈو۔ صاعقہ ہر دو حصہ۔ شدھی کی اشدھی۔ پیدائش عالم۔ کلام الامام ازالۃ الشکوک۔ گوشت خوری۔ مسلمان کا پیغام۔ ویدوں کی تعداد۔ گائے کی عظمت۔ تنبیہ زبان دراز۔ الحق نمبر ۱۶۔ دہرسیال کا چیچھ المشتہر۔ منیجر فاروق بکایجنسی قادیان ضلع گورداسپورہ پنجاب

## مسلمانوں کی امداد کا غیبی فرشتہ

آل انڈیا میوچل مسلم فیملی ریلیف فنڈ ایسوسی ایشن لاہور

سینکڑوں روپیہ مستقل آمدنی

ہر شہر اور ہر قصبہ میں مسلمان ایجنٹوں کی ضرورت ہے

سینکڑوں روپیہ کی امداد۔

ہر مسلم مرد و عورت ممبر ہوکر حاصل کرسکتا ہے۔ ۵/ کے ٹکٹ بنام جنرل مینیجر روانہ کرکے قواعد و ضوابط طلب کریں

اللھم انت الشافی

## جوہر شفاء ٭ نئی زندگی

یہ خشک سفوف ہے۔ جس کا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے بہانا بخار و کھانسی خشک یا تر۔ بلغم میں خون آتا ہو۔ سل کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے۔ تپ دق کو جس سے حکیم و ڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد و عورت سب کو یکساں مفید۔ قیمت نہایت کم جو سودہ بے کو بھی مفت فی تولہ عہ۔ علاوہ محصولڈاک جو ایک ماہ کو کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اسکا مطب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہوتا ہے۔ پتہ

والسلام حکیم عزیز الرحمٰن قادر بخش انجنیرہ قادیان ضلع گورداسپورہ پنجاب

## بک ڈپو قادیان کی نئی کتابیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء اور دیگر مصنفین سلسلہ کی تمام کتب اس کتب خانہ سے ملتی ہیں۔ احباب کو حضرت اقدس کی کتب کی اشاعت اور تبلیغ سلسلہ کے لئے جس کتاب کی ضرورت ہو۔ اس کتب خانہ کو درخواست کریں ؛

### تذکرۃ الشہادتین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف جسمیں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کابل کے حالات شہادت کی نہایت ہی موثر الفاظ میں نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اور جس کے پڑھنے سے انسان کی روح میں قربانی کیلئے ایک جوش اور سینہ پروازی پیدا ہوتی ہے۔ وہ قربانی جس کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کرسکتی۔ ایسا ہی ان کے شاگرد رشید مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی شہادت کا بھی ذکر ہے۔ دوبارہ طبع ہوئی ہے قیمت ۱۲ر ؛

### آریوں کے فتنہ کا علاج

آریہ سماج اسلام کا خطرناک دشمن ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس فتنہ کا علاج سرمہ چشم آریہ اور شحنہ حق کے ذریعہ فرمایا ہے۔ سرمہ چشم آریہ وہ عظیم الشان مباحثہ ہے۔ جو ۱۸۸۶ء میں بمقام ہوشیارپور آریہ سماج کے لیڈر ماسٹر مرلی دھر سے ہوا تھا۔ آریوں کے اعتراضات کا دندان شکن جواب قرآن مجید کے حقائق و معارف کا اظہار ایسی شان سے کیا ہے۔ کہ اس کی نظیر نہیں مل سکتی شحنہ حق ۸ر، سرمہ چشم آریہ عمر

### ہماری نماز

اس کی بھی تھوڑی جلدیں باقی ہیں۔ قیمت ۴ر

**فقہ احمدیہ** صرف ۹۰ جلدیں باقی ہیں۔ جلد خرید لیجئے۔ قیمت ۸ر ؛

**مینیجر بک ڈپو۔ قادیان**

## صدر انجمن احمدیہ سے زمین خریدنیوالے توجہ کریں

وہ تمام احباب جنہوں نے ۱۹۰۸ء کے بعد صدر انجمن احمدیہ سے زمین خریدی ہے۔ اور جس کا مقام وقوع بورڈنگ ہوس ہائی سکول سے لیکر مولوی شیر علی صاحب کے مکان تک ہے وہ مہربانی فرما کر اپنے اپنے نام۔ رقبہ زمین زر مدخلہ دفتر محاسب سے اطلاع دیں۔ جن صاحبان نے مکان بنالئے ہیں۔ وہ مستثنیٰ ہیں۔ باقی سب دوست سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ایک تحریر پندرہ روز کے اندر اندر ارسال کردیں۔ کہ ہم نے اتنا رقبہ خریدا ہے۔ اور اتنے روپے خلاں تاریخ و سنہ کو داخل خزانہ کرادیئے تھے۔ اور اس کا مقام وقوع و حدود اربعہ یہ ہے۔ اگر کوئی نشانی نہیں ملا۔ تو بھی لکھ بھیجیں۔ ایسا ہی اگر تاریخ ادخال زر یاد نہ ہو۔ تو بھی پندرہ روز کے اندر اندر (بیرونجات کے لئے ڈیڑھ ماہ مدت مقرر ہے) اطلاع نہ دینے والوں کو اطلاع نہ کرنے کے سبب بعد میں کچھ مشکلات پیش آئیں تو ہم ذمہ دار نہ ہوں گے ؛

محمد صادق عفا اللہ عنہ جنرل سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

## بنا بنایا مکان ساڑھے پانچہزار میں

دارالرحمت میں ایک مکان ہے۔ فرش بھی پختہ اور چھت بھی پختہ۔ بہت سے کمرے ہیں۔ الگ بیٹھک ہے۔ پانی کا انتظام بھی ہے۔ بننے والے چوک کے پاس دو طرف کھلا ستہ فروخت ہوتا ہے۔ اہل حاجت کو چاہیئے۔ کہ وہ کسی اپنے معتبر رفیق کی معرفت یا خود سودا کرلیں ؛

ب۔ معرفت اکمل قادیان

**المختطبہ** ایک معزز آسودہ حال احمدی زمیندار باشندہ ضلع سیالکوٹ کے دو گونگی لڑکیوں کا رشتہ کیا جاتا ہے لڑکیاں اچھی خوش شکل بتائی جاتی ہیں۔ اور گھر کا کام کاج بھی کرلیتی ہیں۔ جو صاحب ان سے رشتہ کرنے کے خواہشمند ہوں۔ بہت جلد

# مختصر خبریں

— بمبئی کے مالکان ملز نے ۱۴ ماہ حال کو تمام مزدوروں کے لئے کارخانوں کے دروازے کھول دئے۔ اور مزدوروں کے نام کام کرنے کا نوٹس لکھکر دروازوں پر لگا دیا۔ ۱½ لاکھ ہڑتالیوں میں سے ایک مزدور بھی کام پر نہ لگا۔ وہ انعامی رقم بونس کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور اُجرت میں زیادتی چاہتے ہیں۔

— ایک کرنسی آفس میں حال میں ۳۵ ہزار روپے آئے۔ جو ۱۸۳۵ء کے سکوک شدہ ہیں۔ تعجب ہے۔ کہ ۹۰ سال تک ٹکسال میں یہ روپے محفوظ رہے۔ یہ روپے شاہ ولیم چہارم کے زمانہ کے ہیں ۔

— برما میں ہندوستان سے ہر سال دس لاکھ روپے کا کھوپرا جاتا ہے۔ کھوپرے کے درخت وہاں بہت کم ہیں۔ مزید افسوس یہ ہے۔ کہ وہاں ایک مکھی پیدا ہوگئی جس کو گینڈا مکھی کہتے ہیں۔ یہ مکھی ناریل میں سوراخ کر دیتی ہے۔ جس سے وہ بالکل پکنے نہیں پاتا۔ اب اس مکھی کے خاتمہ کرنے کا علاج سوچا جارہا ہے۔

— ایک روپیہ والے نوٹ اب اور زیادہ نہیں بنوائے جائیں گے۔ مگر جس قدر جاری ہیں۔ وہ بدستور چلتے رہیں گے۔

— عرب کے تاجران بمبئی نے فلسطین کے وفد کو مسجد اقصیٰ کی مرمت کے فنڈ میں ۲۵ ہزار ۱۷ سو روپے چندہ دیا۔

— ہندوستان میں ٹیریٹوریل فوج کی کل تعداد ۷۵ ٫ ۵۵۹ ہے۔ ۴½ ہزار ٹیریٹوریل فوج ابھی اور بھرتی ہوگی۔ اس فوج کے ہر ایک آدمی پر صرف ۲۰/۳ روپے سالانہ خرچ ہوتا ہے۔

— [illegible] کا بجٹ بابت سنہ ۳۵-۱۹۳۴ء ۱۸ر ماہ حال کو کونسل میں پیش ہوگا۔ ۲۶ر فروری سے اس پر بحث شروع ہوگی۔

— گورنمنٹ پنجاب سال رواں میں ۱½ کروڑ روپے قرض لیکر دوابی سکیم کی انہار کے محداث پر صرف کرے گی۔

— ۳۵ لاکھ پونڈ کا قرضہ انگلستان کے دولتمند پانچسال کے لئے کینیا اور یوگنڈا میں ریلوے لائن کی توسیع کے لئے دینگے۔ اس قرضہ کا سود نہیں لینگے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ ریلوے کی توسیع سے وہاں روئی بکثرت پیدا ہو اکریگی۔ اس غرض سے ۵۰ ہزار پونڈ کا قرضہ ٹانگانیکا کی کالونی کو بھی دیا جائیگا۔

— ایک روسی شہزادہ جس کی سالانہ آمدنی ۱½ لاکھ روپے تھی۔ آجکل لندن میں کلرکی کے عہدہ پر ملازم ہے۔ اس کو صرف پانچ پونڈ ہفتہ وار تنخواہ ملتی ہے۔

— ڈنمارک کے شہزادے اپنا حق سلطنت چھوڑ کر امریکہ کے کروڑپتیوں کی لڑکیوں سے شادی کر رہے ہیں۔ دو شاہزادوں نے اپنے حقوق اور اپنے خطابات چھوڑ کر امریکہ میں شادیاں کرلیں ۔

— لنڈن ۱۵ر فروری۔ پلیٹی نیٹ۔ (علاقہ لوریا جرمنی) کے متعلق انگریزوں اور فرانسیسیوں میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ عنقریب پلیٹی نیٹ میں فرانسیسی برطانی اور بلجیمی افسران کا ایک کمشن بھیجا جائیگا۔ کہ جب تک حکومت کے متعلق جدید مستقل انتظام نہیں ہوتا۔ نظم ونسق کے کام کو جاری رکھیں۔ اس وقت سب سے بڑا کام یہ ہے۔ کہ شہریوں سے اسلحہ لئے جائیں۔ اور پولیس کو مسلح کیا جائے

— برلن۔ ۱۴ر فروری۔ پر مابین میں امان وامان ہے۔ کل ۱۴ علیحدگی پسند اور ۹ شہری ہلاک ہوئے ہیں گذشتہ شام کمیونسٹوں نے مظاہرہ کیا۔ پولیس پر گولیاں چلائیں۔ جن کا جواب دیا گیا۔ ایک کمیونسٹ ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

— تازہ ترین خبر ہے۔ کہ ۱۵ علیحدگی پسند اور ۱۳ شہری ہلاک اور ۱۵ زخمی ہوئے ہیں۔

— کوبلنز ۱۴ر فروری۔ خبر ہے۔ کہ قیصر سلوتورن میں دس ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے ہیں جہاں ہجوم بندوقوں سے مسلح تھا۔ اور جس نے علیحدگی پسندوں پر حملہ کیا تھا۔

بنگال کونسل کے ممبران دو چٹھیاں گورنر بنگال کے نام پریزیڈنٹ کونسل کی معرفت بھیج رہے ہیں۔ ایک میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ وزراء کو کونسل کا اعتماد حاصل نہیں ہے۔ اور دوسری اس مضمون کی شکایت ہے۔ کہ پریزیڈنٹ نے وزراء کے متعلق بے اعتمادی کا ریزولیوشن پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔

— حیدرآباد سے اطلاع ملی ہے۔ کہ عنقریب سر علی امام حیدرآباد آکر لنڈن جائینگے۔ تاکہ مسئلہ برار کے متعلق گفت وشنید کریں۔

— محکمہ تجارت کی اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ جنوری میں ۱۰ کروڑ ۱۲ لاکھ ۵۸ ہزار پونڈ کا مال یہاں سے باہر بھیجا گیا۔ اس حساب سے ماہ دسمبر کے مقابلہ میں ۷ لاکھ ۳۱ ہزار کی درآمد کی کمی ہوئی۔ اور برآمد میں ایک لاکھ ۱۹ ہزار پونڈ انگریزی کا اضافہ ہوا ۔

— طفیلہ اور کرک (سرحد) کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ مکمل ہوگیا ہے۔

— لنڈن ۱۲ر فروری۔ مانچسٹر کے سوت کاتنے والوں کی انجمن نے سفارش کی ہے۔ کہ ہر ہفتہ میں یکشنبہ دوشنبہ اور سہ شنبہ کو ملیں بند کر دی جائیں ۔

— کرسچیانا ۱۴ر فروری۔ مالکان کارخانہ جات کی انجمن نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۲۸ فروری سے ۱۲ ہزار ۱۴ سو کاریگر برخاست کئے جاتے ہیں۔ اس پر کاغذ بنانے والے دیگر کارخانوں کے تیرہ ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی ۔

— لاہور ۱۵ فروری۔ حکومت پنجاب کا اعلان مظہر ہے۔ کہ امسال یورپ میں سنسکرت کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے حکومت پنجاب کسی پنجابی کو ایک وظیفہ دے گی۔ جس کی سالانہ تعداد آکسفورڈ اور کیمبرج میں تین سو پونڈ اور دیگر یونیورسٹیوں میں اڑھائی سو پونڈ ہوگی۔

— بھائی پھیرو کے گوردوارہ میں جو اکالی گرفتار کئے جارہے ہیں۔ ان کی تعداد اب ۹۰۰ تک پہنچ گئی ہے ۔

— لنڈن ۱۴ر فروری مسٹر رامزے میکڈانلڈ کے متعلق اطلاع ملی ہے۔ کہ وہ اس امر پر غور کر رہے ہیں۔ کہ آیا دو عہدوں کے فرائض کی انجام دہی زیادہ تو نہیں۔

— انگورہ کی مجلس ملیہ عظمےٰ نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ آستانہ کے ۳ ایڈیٹروں کو معاف کر دیا جائے ۔